نذیرؔ بنارسی

(1909–1996)

پورا نام نذیرؔ احمد بنارسی اور قلمی نام نذیرؔ بنارسی تھا، بنارس میں پیدا ہوئے، آبائی پیشہ طبابت تھا۔ ان کی تعلیم و تربیت میں ان کے بڑے بھائی حکیم محمد یاسین مسیح کا کلیدی رول رہا۔ جس کا ذکر وہ بار بار کرتے تھے۔ انھوں نے اپنے کلام پر یادگار خاندان مصحفی منشی عبدالرازق بیتاب بنارسی سے اصلاح لی۔ 'کتابِ غزل'، 'گنگ وجمن'، 'کوثر وجم جم' ان کی مشہور کتابیں ہیں۔

نذیرؔ نے اپنی پوری زندگی بنارس میں گزاردی۔ اس شہر کی مشترکہ تہذیب اور روایتوں سے انھیں گہرا جذباتی تعلق تھا۔ ہندو مسلم اتحاد کے لیے وہ ہمیشہ سرگرم عمل رہے۔ ان کی شاعری میں قومیت اور مقامی موضوعات کی کارفرمائی ہے۔ ہندی اور اردو دونوں حلقوں میں انھیں یکساں مقبولیت حاصل تھی۔

نذیرؔ بنارسی نے عام موضوعات کو سیدھے سادے انداز میں عمدگی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس لیے ان کے کلام میں سادگی اور تاثیر نمایاں ہے۔

دیش سنگار

آؤ، امواجِ بہاراں کی طرح بَل کھائیں
کبھی کوثرَ کبھی گنگا کی طرح لہرائیں
مل کے اِس طرح محبت کے ترانے گائیں
جھوم کر مسجد و مندر بھی گلے مل جائیں
آڑ مذہب کی نہ لے کر کوئی بیداد کرے
بندگی یوں کریں ہم سب کہ خدا یاد کرے

دیش کا حسن زمانے کو دکھانا ہے ابھی
چاند تاروں کو بھی حیران بنانا ہے ابھی
مانگ چوٹی سے ہمالہ کی سجانا ہے ابھی
شمعٔ کیلاش کے پربت پہ جلانا ہے ابھی
شمع وہ شمع کہ ہر گھر میں اجالا کردے
ساری دنیا کا اندھیرا تہہ و بالا کردے

ایک دن قسمتِ ہر اہلِ وفا بدلے گی
دل بُجھے جاتے ہیں جس سے وہ ہوا بدلے گی
جس سے شرمندہ وطن ہے وہ ادا بدلے گی
اے نذؔیر ایک نہ اک روز فضا بدلے گی
سب کے چہرے پہ ہنسی آئے گی نور آئے گا
آئے گا آئے گا، وہ دن بھی ضرور آئے گا

(نذؔیر بنارسی)

مشق

سوالات

1۔ اس نظم کے پہلے بند میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟
2۔ دوسرے بند میں شاعر نے کس عزم کا اظہار کیا ہے؟
3۔ نظم کے تیسرے بند میں شاعر کن خیالات کا اظہار کررہا ہے؟
4۔ نظم کا خلاصہ لکھیے: